رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۲ نومبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۴۷

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ۶ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۰ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے مامعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۱ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد عہ

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	۱۵م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول – مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۲۰ ایہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے دیکھنے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی – مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجھی – فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۴۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس – مِن تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی – پادری ہنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی – اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں – قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو – رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا – فارسی – اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی – قیمت ۴ر – اُردو ۸ر – اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری – ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے – مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض – ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر – ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر – اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہے کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی – قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل – فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار – فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری – مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ – رومن اُردو ۱۲ – فارسی اردو ۱۲ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے – ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمار داران – یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے – لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے – ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۲ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای – ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی – ایل – ایس بذریعہ وی – پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اخبار کی بہار

ممالک متحدہ کے ایک انجنیر مسٹر وائیڈ بلڈ نے ایک ایسا ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے کہ جسکا اُلٹ کر گرنا ناممکن ہے۔

بلقان لوگوں کا خیال ہے کہ یورپ کی کوئی گورنمنٹ سے مدد لی جاوے اور خاص قسطنطنیہ میں پہونچکر ترکیوں سے خود عہد پیمان کرینگے۔ اور ایک مرتبہ ایسا ہو بھی چکا ہے۔ کہ اُن کی فوجیں اپنے اپنے افسروں کا حکم نہ مان کر ترکیوں کے اوپر چڑھتی گئی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ لڑنا چاہتی ہیں۔ آجکل فوجوں کا مزاج ترکوں کے بہت خلاف ہو رہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر بلغاریہ کی گورنمنٹ ان لوگوں کو قسطنطنیہ میں داخل ہونے سے روکے تاہم وے نہ مانینگے۔

یونان نے ترکیوں سے آٹھ جگہ شکست کھائی۔ لیکن دوسرے روز پھر جیتے گئے۔ اور سرفچی وغیرہ پر قبضہ کر رہے ہیں۔

بلکان والے سرویہ کی تین فوجیں اپنے اپنے جنرل کی نگرانی میں لڑائی کر رہی ہیں۔ اور اُن کا شمالی حصہ مانٹی نگرو کی فوج سے ملا ہوا ہے۔ اور مشرقی حصہ بلغاریہ فوجوں کے مغربی حصے سے ملا ہوا ہے۔ بلغارین فوجوں کے چار حصے ہیں۔ اور یہ سب حصے اس طور سے چڑھائی کرتے آتے ہیں کہ ترکستان کے کل شمال مشرق میں پھیلکر قسطنطنیہ کے قریب تک کل ملک گھیر رہا ہے۔ ان سب فوجوں میں ایسا انتظام رہا ہے۔ کہ سب ایک دوسرے کی خبر پاتے رہے ہیں۔ اور جب ضرورت رہی ہے فوراً ایک دوسرے کی مدد دی ہے۔ اگر ایسا انتظام نہ ہوتا اور بے تار کی برقی اور ہوائی جہاز کا استعمال نہ ہوتا تو ہرگز اس قدر فتحیابی حاصل نہ ہوتی۔ خواہ بلغارین سرورین اور مانٹی نگرن لوگ کیسے بہادر نہ ہوتے۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے منظوری دی ہے کہ آگرہ میں ایک ایسا اسٹیشن قائم کیا جائے جہاں غباروں اور پتنگوں کے ذریعہ سے اُوپر کی ہواؤں اور حرارتوں کی تحقیقات کی جاوے تاکہ گورنمنٹ موسم اور بارش وغیرہ کی آمد کا اندازہ کر کے اخبارات میں خبر دے سکے۔ یہ عمارتیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور مسٹر فیلڈ ولایت سے تشریف لا کر اگلی گرمیوں سے ہم لوگوں کو اطلاع دینا شروع کرینگے۔

لڑائی کی خبریں کچھ صاف طور سے نہیں معلوم ہوتی ہیں۔ بلغارین لوگوں کی نسبت خبر تھی کہ وے قسطنطنیہ کے ۲۰ میل کے فاصلے تک پہونچ گئے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ وے ہم روز کی لڑائی میں تھک گئے تھے اور اب دو روز کے لئے آرام کر رہے تھے۔ کیونکہ ترکی لوگوں کو ایشیا کی طرف سے مدد آگئی ہے جو کہ قسطنطنیہ کے قریب لڑائی کرینگے۔

ترکیوں نے یورپ کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ بلقان لوگوں کی لڑائی روک دیجاوے اور ان لوگوں سے صلح کرا دیجاوے لیکن فرانس آسٹریلیا وغیرہ جواب دیتے ہیں کہ اس صورت ترکی لوگ محض مہلت سے کہ اپنی فوجوں کی مضبوطی کرنا چاہتے ہیں۔ اور صلح تب کی جاوے جب ترکی لوگ سرویہ اور مانٹی نگرو سے بھی صلح کے خواستگار ہوں۔

بلغارین لوگوں نے جب کرک کلیسہ فتح کیا تھا تب اُن کو دو ہوائی جہاز بھی ترکیوں کے ملے تھے۔

روس کے شاہنشاہ کی ذاتی آمدنی ۱ ۱/۲ کروڑ روپیہ سالانہ ہے۔

قسطنطنیہ میں اس قدر ترکی سپاہی بھاگے ہوئے جمع ہو گئے ہیں کہ اندیشہ بلوہ وغیرہ کا ہے۔ پس یورپین ایلچیوں نے (جو قسطنطنیہ میں قیام کرتے ہیں) ترکی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ ان کا انتظام کیا جاوے جس پر ترکی گورنمنٹ نے چند فوجیں قسطنطنیہ کے باہر تعینات کی ہیں۔ تاکہ جو لوگ قسطنطنیہ میں آنے کی کوشش کریں انکو واپس کر دیں۔

ترکیوں نے اپنی فوجوں کے لئے جرمن کے افسر مقرر کئے تھے۔ جنہوں نے ترکیوں کو قاعدے اور لڑائی کے طریقے سکھائے ہیں۔ اور بلغارین وغیرہ نے فرانس سے افسر منگوا کر اپنی فوج کو دو چار برس سے پکا کیا ہے۔ پس اسبات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی لڑائی کے طریقے جرمن کے طریقوں سے بہت عمدہ اور تیز ہیں۔ لیکن بلغارین لوگ در اصل دلاور اور مضبوط بھی ہیں کیونکہ اکثر لڑائیاں جن میں اچھا مقابلہ ہوا ہے اُن میں بذریعہ تلوار اور کرچ کے بلغارین لوگوں نے جیتا ہے۔ حالانکہ ترکی فوجیں بھی لڑنے میں دلاور اور طاقتور ہیں۔ اس لڑائی میں ترکیوں کے افسر کم تھے اور پچھلے افسروں پر سپاہیوں کا بھروسہ تھا انکو پنشن کرا دی گئی تھی۔

اسکپ سے جب سرورین فوجوں نے ترکیوں کو بھگایا تب یہ لوگ ۴۰ توپیں جو نئی اور ۵ تیز چلنے والی توپیں چھوڑ گئے۔

گورنمنٹ کے لئے ۵۰ ہزار نئی بندوقیں برمنگھم (انگلستان) میں بن رہی ہیں۔

جزائر فورموسے میں جاپانیوں نے اس قدر ترقی کی ہے کہ وہاں کی پیداوار اور ملکوں میں جانے لگی۔ چنانچہ وہاں اب ۸ اچھی کمپنیاں ہیں۔ جو شکر پیدا کر کے باہر کے ملکوں میں بھیجتی ہیں۔ اور ان کمپنیوں کا سرمایہ کروڑ سے زیادہ ہے۔

ٹرکی یورپ میں بیمار کے نام سے پکارا جانے لگا۔ بیشک ایکدفعہ روس نے ٹرکی پر بے جا حملہ کیا اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر انگلستان کی زبردست طاقت اسوقت اُس بیمار ترکی کی مدد نہ کرتی تو آج اسلامی سلطنت کا خیال میں خاتمہ ہو گیا ہوتا لیکن موجودہ جنگ میں برعکس ہے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ تمام بلقانی ریاستیں ٹرکی کے ماتحت تھیں لیکن اسکے ظلم ستم سے تنگ آکر خود نکلا اور خود مختار ہو گئیں۔ ایک معاہدہ باقی تھا جو جنگ ۱۸۷۸ء میں ہوا تھا جو عہدنامہ ہوا انکے بموجب ٹرکی نے اصلاحیں کرنیکا وعدہ کیا تھا لیکن باوجود متواتر دوستوں اور تاکید ان کے حالی مزاج ٹرکی نے مظلوم عیسائی رعایا پر ذرا بھی التفات نہ کی بلکہ اُلٹا اُن سے بیرحمی سے سلوک کیا۔ آخر تنگ آمد بجنگ آمد مانٹی نگرو بلغاریہ اور سرویا کی ہمسایہ ریاستوں نے آخر ٹرکی کو الٹی میٹم دیا۔ کہ اگر چھ ماہ کے اندر اندر مطلوبہ اصلاحات نہ کرو گے تو ہتھیاروں کی خیر نہیں لیکن ٹرکی کے فرعون مزاج [illegible] اپنے زعم میں کرتے رہے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا جو آجکل ہماری نظروں کے سامنے ہے بقول [illegible] دیگر اسلامی اخبارات ترکی [illegible] کے ہاتھوں [illegible] سپاہ ہو گئیں



ایڈیٹوریل نوٹس

معافی

نمبر ۲

واضح ہو کہ معافی کوئی حق نہیں ہے کہ جس کے لئے کوئی کوشش کرے اور اُس کو حاصل کرے۔ یہ محض ایک رحمت اور بخشش کا فعل ہے۔ جو اس بااختیار شخص کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے حضور میں ایک ملزم اور مجرم کھڑا ہے۔ جس نے اس کا گناہ کیا ہے۔ اگر وہ انصاف کرکے ایسے مستوجب سزا کو ایک دم اُس کے جرم کے مطابق سزا دے دیوے تو کوئی اُس کو روک نہیں سکتا۔ پر اپنے اُس اختیار اور حکومت کے احاطے کے اندر وہ مجاز ہے کہ اس پر رحم کرے اور کوئی سبیل اس مجرم کے فائدے کی نکالے۔ پر میلان کرنا اُس کے حال پر عین مہربانی اور شفقت ہوگا۔ کیونکہ وہ تو مستحق سزا کے ثابت ہو چکا ہے۔ اور یہ معاملہ خدا اور گنہگار کا ہے۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ خدا قادر ہے۔ پر اس بات کا خیال بھی بیچ میں آجاتا ہے۔ کہ خدا کا عدل بھی تقاضا رکھتا ہے۔ وہ کیونکر راضی ہوگا؟ اس لئے ہم کلام اللہ انجیل مقدس میں وہ جو خدا نے اپنے عدل کے تقاضے کے پورا کرنے کے لئے نکالی مندرج ہے۔ جسکا مختصر ذکر ہم آئندہ کرینگے۔

رحیم بخش نومسلم کا خبط

اس شخص نے جو پہلے کبھی عیسائی ہو گیا تھا پھر آجکل محمدی اور پھر احمدی بنا ہوا ہے بہت کچھ ناپ شناپ لکھ کر اپنی شہرت کر رکھی ہو لیکن جو کچھ یہ تحریر پبلک کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اہل علم دیکھ چکے ہیں کہ وہ کس علمیت اور حیثیت کا شخص ہے۔ اگرچہ احمدی فرقہ میں اس کی قدر و منزلت ہو۔ مگر ہمارے نزدیک اُس کی باتیں خبط سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ ذیل کی باتیں اُس کے ایک خط سے جو اس نے بدر قادیان مطبوعہ ۶ نومبر میں بعنوان "ایک نومسلم کا پادری صاحب کے نام خط" تحریر کرائی ہیں۔ اُس کے خبط کو بخوبی ظاہر کرتی ہیں

خبط اوّل "حضرت نبی کریم ہی حقیقی شفیع تھے" جس حال میں کہ خود قرآن اُس کا مدعی نہیں تو کیونکر مانا جا سکتا ہے؟

خبط دوئم "بچے جنتی ہیں" قرآن تو اعمال ہی کو وسیلہ نجات تصور کرتا ہے۔ مگر نومسلم صاحب معلوم نہیں کس طرح سے اُن کو جنتی سمجھتے ہیں۔

خبط سوئم "انسانوں اور خدا کے درمیانی نہیں" قرآن کے بالکل برخلاف ہے۔ اس کا ثبوت نومسلم ضرور دے۔

خبط چہارم۔ "وہ ہی ہادی کامل ہیں" قرآن تو صاف اقراری ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۔ تو پھر وہ دوسروں کے ہادی کامل کیونکر ہے۔

خبط پنجم "اب سور کھانا۔ شراب پینا۔ حرام حلال میں امتیاز نہ کرنا اور دنیا پر دل لگانا۔ مریم مقدسہ اور عائشہ صدیقہ اور تمام مقدسوں پر الزام جاننا یہی (عیسائیوں) لوگوں کا کام ہے"۔ یہ جھوٹے الزام ہیں جو نومسلم ناحق عیسائیوں پر لگاتا ہے۔

خبط ششم "سکھ ہوں یا برہمو ہوں سناتن دھرمی ہوں یا آریہ یہودی ہوں یا کہ مسیحی یہ سب آسمان کے خدا کے مجرم ہیں۔ پر مسلمان وفادار خدا کے روحانی فرزند حقیقی عابد ہیں"۔ اسلامی سب کس طرح سے؟ احمدی کہا ہوتا۔ کیا یہ خبط نہیں تو اور کیا ہے؟

خبط ہشتم "جو مسلمانوں کے عہد ہیں اگر وہ دکھلائی پڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خلاف نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ الگ کافروں کا مقابلہ کرنے کے واسطے مقرر کئے ہیں۔ طرفہ ماجرا تو یہ ہے کہ بجائے کافروں کا مقابلہ کرنے کے یہ تمام فرقے آپس میں کٹ کٹ کر مرتے ہیں اور یہ نومسلم کا خبط ثابت ہوتا ہے۔

خبط نہم "غیر اسلامی کافر لوگ ہیں ان کا مقابلہ کرنا اور ان کے نت نئے وار کرنے کو سینہ سپر ہونا" وغیرہ اسلام کا کام ہے لیکن تعجب ہو کہ اتنی صدیوں کے بعد صورت بہتر ہونے میں نہیں آتی

خبط دہم "خدا انہیں توفیق دے کہ ہم اس پر موت تک عرب ترک افریقہ۔ ایران۔ چین۔ جاپان۔ روس۔ کابل اور ہندوستان اور یورپ سے ثابت قدم رہیں"۔ بالکل بے مطلب عبارت ہے اور خبط ہے۔

خبط یازدہم "نجات مفت انعام میں دیتا ہے"۔ ہم پوچھتے ہیں پھر نماز روزہ زکوٰۃ۔ خیرات اور حج کرنے کی کیا ضرورت رہی؟ اب نومسلم صاحب کا یہ سب خبط نہیں تو اور کیا ہے۔

خداوند یسوع مسیح اور سوامی دیانند کی موت کا مقابلہ

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۶ نومبر ۱۹۱۳ء میں سوامی دیانند ایک آپت پرش تھا کے عنوان کے نیچے خداوند یسوع مسیح اور سوامی دیانند کی موت کا مقابلہ کرتے ہوئے غلط خیالات جتاتا ہے۔ ہمعصر اس بھید کو نہ سمجھتے ہوئے کہ ان دونوں کی موت میں کیا فرق ہے غلطی میں پڑتا ہے۔ شاید اس کو یہ معلوم نہ تھا یا دانستہ اس کو نظرانداز کر دیا کہ خداوند یسوع مسیح کی موت ایک عالم کا کفارہ گری تھی جو صورت سوامی دیانند صاحب کی پیش نظر نہ تھی۔ آریہ صاحبان کا یہ دعوے ہی ہے پس تو اس بنا پر موت کے دو نتائج تھے وہ بھی ایک طرح کے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک تو زہر کی تاثیر سے مرتا ہے۔ دوسرا دعوے کرتا ہے کہ میں کفارے میں اپنی جان دیتا ہوں۔ ایک مجبور ہے۔ دوسرا مختار ہے۔ ایک تمام دنیا کے گناہوں کا بوجھ اٹھاتا ہے دوسرا معمولی دوسرے انسانوں کی طرح جان کنی ہو رہا ہے۔ ایک پر دنیا کی تمام مصیبتوں کا بار آپڑا ہے۔ دوسرا آرام سے اپنا سفر ختم کر رہا ہے۔ فرق یہ ہے۔ لیکن معترض کا سوال شاید یہ پھر بھی رہے کہ پھر وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ "اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اوّل۔ وہ گنہگاروں کا ضامن بنا تھا۔ اور ان کی جگہ پر ہو کر ضروری تھا کہ کل وہ مجرم گنہگاروں کی ہوتی۔ جبکہ وہ ان کی سزا اٹھا رہا تھا دوسری

وجہ اسباب کو ظاہر کرنا تھا کہ گنہگاروں کو معلوم ہو کہ یہ نجات کا بڑا کام کس قدر تکلیف اور جانفشانی سے عمل میں لایا گیا۔ تیسری وجہ تاکہ معلوم ہو کہ خدا کا انصاف کوئی طرفداری نہیں کرتا بلکہ گناہ کی پوری سزا دیتا ہے۔ چوتھی وجہ یہ تھی کہ واضح طور سے ثابت ہو جاوے کہ اگرچہ خداوند یسوع مسیح الٰہی ذات رکھتا تھا۔ لیکن جسم انسانی اختیار کرکے اس نے پورے طور سے دُکھ اور تکلیف کو برداشت کیا اور اس واسطے وہ کامل کفارہ ہوا اور اب نجات دہندہ ہے اور گنہگاروں کے بچانے پر قادر ہے۔

سچی مہمان نوازی

مہمان نوازی ایک ایسا نیکی کا کام ہے کہ جس کی مخالفت میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ سب قوموں میں اُسکی قدر پائی جاتی ہے اس نیک عمل کا احاطہ صرف اپنے دوستوں۔ نواحقوں۔ اور رشتہ داروں ہی تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ مناسب و لازم ہے کہ تمام دور از وطن مسافر اور پردیسی لوگوں کی خاطر تواضع کی جاوے مگر اُس کی نسبت عمدہ تعلیم ہمارے خداوند یسوع مسیح نے دی ہے۔ جو قابل غور ہے۔ پھر اُس نے اپنے بلانے والے سے کہا کہ جب تو دن اور رات کا کھانا تیار کرے تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رشتہ داروں یا دولتمند پڑوسیوں کو نہ بلا۔ کہ ایسا نہ کہ وہ بھی تجھے بلائیں اور تیرا بدلہ ہو جاوے۔ بلکہ جب تو ضیافت کرے۔ تو غریبوں۔ لنجوں۔ لنگڑوں۔ اندھوں کو بلا۔ تو تجھ پر برکت ہوگی کیونکہ اُن کے پاس تجھے بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اور تجھے راستبازوں کی قیامت میں بدلہ ملیگا۔ (لوقا ۱۴: ۱۲-۱۴) بدلہ نہ پانے کی اُمید سے مہمان نوازی کرنا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ہر قسم کے مصیبت زدہ لوگوں پر ترس کھانا ہی مہمان نوازی ہے۔ ورنہ عوض معاوضہ کے خیال سے تو اکثر اس کا بدلہ اس ہی دنیا میں مل جاتا ہے۔ پر سچی مہمان نوازی کا اجر آئندہ دنیا میں ملیگا۔

مسٹر دہرم پال کا اندر ساہیہ ماہ نومبر ۱۹۱۳ء میں نمبر میں لایا ہے جس کا مطالعہ پبلک کو حیرانگی میں ڈالیگا۔ اب مسٹر دہرم پال وید کی تہذیب کو بھی خیرباد کہنے کو تیار ہو گئے۔ بلکہ صاف لکھتے ہیں کہ وید خدا کا کلام نہیں ہے۔ سچ ہے جب تک انسان کی روحانی بھوک و پیاس سیر نہ ہو اس کو تحقیق و تفتیش سے باز نہ آنا چاہئے۔ اور جو مذہب انسان اختیار کرے تو اُس کو نہایت سوچ سمجھ کر اختیار کرے اور تا دم مرگ ہر ایک انسان کو اختیار حاصل ہے کہ وہ تلاش حق میں ہو کر سب باتوں کو دیکھ کر بہتر کو اختیار کرے اب مسٹر دہرم پال صاحب نے دیانند صاحب کی مشہور کتاب سے اُس کے قول و اقوال کی رو سے سوامی کے خود مقرر کردہ معیار سے اس کی باتوں کی پڑتال کرکے بخوبی دکھایا ہے کہ ویدک تعلیم درحقیقت قابل تسلیم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سچ نہیں ٹھہرتی۔ مسٹر دہرم پال صاحب نے ویدک دہرمیوں کے اوپر الزام لگانے کی وجہ کو اچھی مثال سے حل کیا ہے۔ اور صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ اس نے پہلے تک وید کی تعلیم کو اس طرح سے نہ سمجھا تھا جیسا کہ وہ اب سمجھنے لگے ہیں۔ اور جو کچھ اس اندر میں اُس نے ظاہر کیا ہے وہ صرف سوامی دیانند صاحب کے قول و اقوال اور ستیارتھ پرکاش کی رو سے ہی ثابت کیا ہے۔ وہ آریہ صاحبان کی خاص توجہ کے لائق ہے۔ اور ضرور ان باتوں کا کافی جواب نہ دینا اُن کی آئندہ کے بڑے بڑے دعووں کو نہ صرف بے حقیقت ہی کریگا بلکہ تعلیم یافتہ پارٹی پر ایسا اثر ڈالیگا کہ جس کا کوئی بھی بچاؤ آریہ صاحبان سے نہ ہو سکیگا۔

---

۱۵ نومبر کو لودیانہ گئو شالہ کا سالیانہ جلسہ ہوا۔ شام کے وقت دو لیکچر دیئے گئے۔ ایک مسلمان صاحب کی طرف سے اور دوسرا لالہ لاجپت رائے صاحب کی طرف سے۔ دونوں صاحبان نے گائے کے مفید ہونے پر بہت کچھ فرمایا۔ اول لیکچرار نے مسلمان ہونے کی حیثیت سے گائے کے گوشت کی ممانعت کے متعلق دو باتیں پیش کیں۔ اول حدیثوں میں اس کی ممانعت بتلائی۔ پر کوئی حدیث نہیں سنائی۔ دوم۔ امیر کابل کا قول پیش کیا جو انہوں نے دہلی میں اپنے لیکچر کے دوران میں گائے کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کی تھی لیکن قرآن میں جس حال میں اُس کی قربانی کا صاف حکم موجود ہے۔ تو مہ ممانعت کی کوئی آیت نہ بتلائی۔ پھر ایسی باتیں کون مسلمان سُن سکتا ہے؟ ہاں البتہ اتنا تو ہوا کہ اہل ہنود کے دل خوش ہو گئے کہ مسلمان ہو کر گائے کی رکھشا پر ایک مسلمان بہت کچھ بول رہا ہے۔ اور ان کی باتوں پر خوب تالیوں کے پیٹنے سے ہندوؤں نے اپنی خوشی کا اظہار بھی کیا۔ دوسرے صاحب نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ عیسائی لوگ گائے کی زیادہ رکھشا کرتے ہیں۔ بہ نسبت ہندوؤں کے جسکا ثبوت انہوں نے انگلینڈ کا چشم دید واقعہ سنایا۔ اور ہندوؤں کو تحریک دی کہ وہ ہر ایک اپنے گھرانے میں گائے پالنا شروع کریں۔ اور نیز گئو شالہ والے بھی عمدہ طریقہ پر عمدہ گائیں کو پالیں۔ بلکہ اس کی سوداگری کریں۔ تاکہ لوگ اُن کو دیکھکر عمدہ طریقہ گائے کی رکھشا کے اختیار کریں۔

---

۱۶ نومبر کو پھر جلسہ ہوا اور مجملہ دوسرے دوستوں کے ایک مسلمان صاحب کا درس بھی اسی مضمون پر ہوا۔ اشتہار میں درج تھا کہ صاحب ممدوح قرآن شریف اور احادیث پیغمبر اسلام و دیگر دلائل سے گئو رکھشا کی ضرورت ثابت کرینگے۔ لیکن اُن کی تمام تقریر اِدہر اُدہر کی باتوں کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ نہ تو کوئی آیت قرآن کی پیش کی گئی۔ اور نہ کوئی حدیث سنائی گئی۔ لیکن ان کی خود تصنیف کردہ نظمیں گئو رکھشا کے متعلق اچھی تھیں۔ جنکو سامعین نے بہت پسند کیا۔ خاطر خواہ چندہ بھی جمع ہو گیا۔ اور ماسٹر رادہا کشن صاحب کو اُن کی خدمات کے عوض جنہوں نے گئو شالہ کے متعلق سال بھر انجام دی تھیں "رتن گئو رکھشا سبھا" کا لقب دیا گیا۔ اور نیز ایک تمغہ چاندی کا دیا گیا۔

پادری سی۔ اے۔ آر جانوئیر ایم۔ اے ڈی۔ ڈی صاحب کو جو ایونگ کرسچن کالج کی پرنسپل کو مرحوم آرتھر ایونگ صاحب کے بجائے منظور کر لیا ہے فی الحال وہ ملک امریکہ میں ہیں۔ پہلے اس ملک میں آوینگے۔ ہم کالج کو اس تقرری کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ کیونکہ اس سے پرنسپل صاحب کالج کو مرحوم آرتھر ایونگ کی جگہ پُر کرنے کے لئے ملنا دشوار تھا۔

اقتباس

انسانی بے قراری

Human Dissatisfaction

ایک آدمی کو اُس کی تمام ضروریات مہیا کردو۔ تب وہ آسائش کے سامانوں کی خواہش کریگا۔ اور جب آسائش حاصل ہوگئی تب عیش طلب کریگا۔ اور جب عیش مل گئی تب وہ بیہودگی اختیار کریگا۔ سچ ہے انسان ہی حالت پر قائم نہیں رہنا چاہتا

آئی۔سی۔

خدا نے ہم کو دو ہاتھ دیئے ہیں لیکن زبان صرف ایک دی ہے اس سے یہ بڑی نصیحت نکلتی ہے کہ ہم کام زیادہ کریں اور باتیں تھوڑی بنادیں۔ لیکن بعض آدمی کام تو بہت تھوڑا کرتے ہیں اور باتیں کثرت سے بناتے ہیں۔ وہ ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ ان کی دو زبانیں ہیں اور ایک ہاتھ ہے۔ ہاں بلکہ کام میں ایسے سست ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ زبانیں تو ان کی تین معلوم دیتی ہیں پر ہاتھ ایک بھی ثابت نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ مندرجہ ذیل چیزوں کی طرح ہیں (۱) سان کی طرح جو خود تو کند ہے لیکن چاقو کو بہت تیز بناتی ہے (۲) بد صورت مصور کی طرح جو خود بد شکل ہے لیکن خوبصورت تصویریں بناتا ہے۔ (۳) ایک گھنٹہ کی طرح جو خود کچھ سنتا نہیں لیکن لوگوں کے کانوں میں اپنی بڑی آواز پہونچاتا ہے۔ جس کو سنکر وہ گرجہ میں آکر خدا کا کلام سنتے ہیں۔ ان سب سے برخلاف مطلب لیا جاتا ہے۔ جس سے وہ خود محروم ہیں۔ اسی طرح سے بہت کچھ کہنے والا اور کچھ نہ کرنے والا ہے۔ جس کی گفتگو سے دوسروں کو تو فائدہ پہونچے لیکن بیکن ہو کر وہ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہ زبان سے عمدہ عمدہ باتیں بناتا ہو۔ مگر فعل سے بدکاری اور قسم قسم کے بُرے کاموں کا مرتکب ہو۔

پٹے فیر

مفید کہانی

رانی کی جان نثاری

گزشتہ سے پیوستہ

پریکی کہتی ہے "تم ہمیں اُس کی کہانی بتادوگی"۔ وہ پہاڑی لڑکی راضی ہوتی ہے۔ اور ہم سب ایک درخت کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں پہاڑی لڑکی یوں شروع کرتی ہے "کئی سو برس گزرے اس شہر کے نزدیک کوئی ندی نہ تھی۔ اور عورتوں کو پانی نکالنے کے لئے دریا پر جانا پڑتا تھا۔ آپ نے بیشک دیکھا ہوگا کہ وادی کیسی گہری اور پگڈنڈی ڈھلوان اور ناہموار ہے عورتیں اکثر تھک جاتی تھیں کیونکہ دھوپ سخت ہوتی تھی اور پانی کا بوجھ بہت تھا۔ اُس وقت کے راجہ نے یہ حالت دیکھکر اپنے مزدوروں کو حکم دیا کہ پہاڑ کے ڈھلوان پر شہر کے اوپر چٹانوں میں کھود کر دیکھیں کہ کوئی چشمہ مل سکتا ہے۔ یا نہیں۔ مزدوروں نے بہت سخت محنت کی لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ اور معلوم کیا کہ وہاں کوئی چشمہ نہیں تھا۔ تب راجہ نے مندر میں برہمن کے پاس قاصد بھیجکر پوچھا کہ دیوتاؤں نے ہماری کوششوں میں برکت کیوں نہیں بخشی اور شہر کے باشندوں کو پانی کیوں نہیں عنایت کیا؟ برہمن نے جواب میں کہلا بھیجا کہ بھگوان غصہ میں ہیں۔ اور ان کو خوش کرنے کے لئے آپ کو اپنا سب سے عزیز مال قربانی چڑھانا چاہئے بعد اس کے پانی کا چشمہ مل جائیگا۔ راجہ بہت رنجیدہ ہوا کیونکہ اُس کا سب سے پیارا مال بیٹا تھا۔ لیکن لوگوں کے واسطے وہ اپنے بیٹے کو قربانی کرنے پر راضی ہوا۔ جب رانی نے یہ سنا اُس کو بہت بڑا غم ہوا۔ اور اپنے بیٹے کو بچانے کے لئے اُس نے اپنی جان دے دی اور وہاں پر جہاں تم اُس قبر کو دیکھتے ہو گاڑی گئی۔ اور فوراً ٹھنڈے اور خالص پانی کا ایک صاف چشمہ اُس کی قبر کے نزدیک پھوٹ نکلا۔ (باقی آئندہ)

مراسلات

جنگ ٹرکی و بلقان

آجکل تمام اخباری دنیا کی آنکھیں جنگ ٹرکی و بلقان کے اہم خیز نتائج کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک اخباربین کا دل صبح اُٹھتے ہی متوحش مگر تازہ خبروں کی طرف جھک جاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس وقت اُس میدان جنگ میں جہاں لاکھوں خلق خدا کا خون بہایا جاتا ہے کیا حالت ہوگی۔ اور نہ ہی صحیح طور سے ہم اس نتیجہ تک پہونچ سکتے ہیں کہ کونسا فریق اب تک غالب ہے۔ کیونکہ جو خبریں مسلمان اخبارات میں یا دیگر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ وہ قدرتی طور سے ہم کو صحیح حالات تک نہیں پہونچا سکتیں۔ پس قبل از وقت اپنی رائوں کو اس جنگ کے متعلق پیش کرنا احمقانہ پن نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

شروع شروع میں جبکہ اس جنگ کا آغاز ہوا تھا عموماً رائے یہی تھی کہ سلطنت ٹرکی جو ایک زبردست طاقت ہے ریاستہائے بلقان کو جس کی کل طاقت کا اندازہ بعض مسلمان اخبارات میں دکھایا جا چکا ہے۔ کب خاطر میں لائیگی۔ اور یہ ایک حد تک بالکل درست بھی تھا۔ کیونکہ ریاستیں بلحاظ طاقت ایک سلطنت سے کمزور ہوں کب اُس کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ لیکن خدا کی قدرت کے رنگ نیارے ہی ہوتے ہیں موجودہ جنگ کی تار خبروں کے پڑھنے سے یکایک رائے کا رخ بالکل بدلگیا۔ اور اگر پہلا خیال ہمارے دلوں میں کچھ باقی ہے بھی تو وہ بھی چراغ سحری کی طرح۔ ہم اب بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ مشیت ایزدی کس کے چراغ کو گل کرے گی اور کس کا روشن رکھے گی کیونکہ فتح و نصرت تو خدائے قادر ہی کے ہاتھوں میں ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمت مرداں مدد خدا کا مقولہ ہمیشہ رہنے والی

افواج کا دل بند ہا رہتا ہے۔ ماسوا اس کے بیہودہ سمع خراشی نہ توان افواج کو ہمت دے سکتی ہے۔ اور نہ مرنے والوں کی ڈھارس کو باندھ سکتی ہے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ ہم صبر سے اپنے موقعوں پر الٰہی مرضی کے منتظر رہیں۔

لیکن برعکس اس کے ہندوستان کے مسلمان نہایت بے چین ہو رہے ہیں۔ وہ گویا یہ چاہتے ہیں کہ ہماری مرضی اور ہماری خواہش پوری ہو۔ خدا کی مرضی کو گویا اُنھوں نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اور یہ آئین الٰہی کے بالکل برخلاف ہے۔ البتہ قومی ہمدردی فرض ہے۔ اور جب تک یہ ایک شائستہ طریق میں کیجاتی ہے ہمدردی ہے۔ لیکن جب شائستگی سے تجاوز کر جاوے تو بجائے ہمدردی کے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت مذہبی جوش انسان کو اس قدر اندھا بنا دیتا ہے۔ کہ وہ طریق شائستگی کو خیرباد کہکر وحشیانہ امورات کا مرتکب بنتا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک مسلمان ہند طریق شائستگی کے قدم بقدم ہیں بعض کوتہ اندیش اگر اُن میں سے بہک بھی جاتے ہیں تو وہ پھر راہ راست پر آ جاتے ہیں۔ یہ چنداں نفرت رساں فعل نہیں ہے اکثر ایسا ہو ہی جاتا ہے۔

لیکن بعض اسلامی اخبارات کا وطیرہ درست نہیں کیونکہ اُن میں اکثر ایسے مبالغہ آمیز مضامین جنگ کے متعلق پائے جاتے ہیں جو کہ اُن کی اس قلبی خصومت کو جو وہ مسیحیوں کے ساتھ رکھتے ہیں ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے اخبار نہ صرف یہی کرتے ہیں۔ بلکہ اس جنگ کو مذہبی لباس پہنا کر پبلک کے آگے پیش کرتے ہیں جس سے بعض کوتہ اندیش دل جوش غضب کی آگ سے جل اُٹھتے ہیں اور مسیحیوں کو ناحق ترچھی نگاہوں سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے اخبار بجائے اس کے کہ وہ قومی اتحاد کو بڑھائیں نفاق کا باعث ٹھہرتے ہیں۔ شرم! شرم!!

جنگ کی ابتدا حقیقت میں مذہبی اصول سے شروع نہیں ہوتی۔ بلکہ جنگ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے مذہبی لباس پہنا دیا جاتا ہے۔ جس سے طرفین کو بیرونی اور اندرونی امداد خاطر خواہ مل سکتی ہے۔ پس اس نقطۂ خیال سے کوئی جنگ مذہبی جنگ نہیں ہوتا۔ پس بعض اسلامی اخبار جو اسے صلیبی جنگ کے نام سے پکارتے ہیں وہ دیدہ و دانستہ غلطی کرتے ہیں اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈالکر اُن کی جان و مال کو معرض خطر میں ڈالتے ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ مجروحین ٹرکی کی امداد نہ کرو۔ اُن کو روپیہ نہ بھیجو۔ اُن کی ہمدردی نہ کرو۔ سب کچھ کرو۔ جہاں تک آپ ٹرکی کی خاطر و مدارات کر سکتے ہیں کرو۔ مگر مذہبی جنگ کہکر اپنی قلبی خصومت کا اظہار نہ کرو۔ مذہب کو رکھتے ہوئے تربیت کے صحیح معنوں کا بھی خیال رکھو۔

آپ ہند کے مسیحی اخبارات پر نظر ڈالئے۔ وہ کس خاموشی کے ساتھ الٰہی مرضی کے منتظر ہیں۔ آپ کسی عیسائی اخبار میں ایک نوٹ بھی ایسا نہ دکھلائینگے جس میں اسلامی طاقتوں کے برخلاف زہر اُگلا ہو۔ برعکس اس کے تمام اسلامی اخبار آج مسیحی طاقتوں کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ حالانکہ بہت سے مسیحیوں نے امدادی چندہ میں آپ کا ہاتھ بٹایا ہے۔ مسیحیوں کو کوئی قلبی خصومت کسی سے نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جنگ دنیوی خواہشات کے تابع ہیں اور مذہب کی بلند خیالی ہیں اُس کی کوئی وقعت نہیں کاشکہ محمدی علما آپ بھی ان باتوں کو سمجھیں اور دیگر برادران اسلام کو بھی سمجھاویں۔

اسلام کا دلی خیر خواہ :- تائب

شادی خانہ آبادی

۵۔ نومبر بروز پیر بوقت ۴½ بجے شام کے پادری عبد السلام صاحب پاسٹر پریسبٹیرین کلیسیائے انبالہ شہر کی شادی رکھا (فتحگڈھ) گرلس اسکول کی نرس فیبی نام کے ساتھ ہوئی شادی کی رسم اُن کے مینپوری کے پادری سکھلال صاحب نے ادا کی شادی کے موقعہ پر اچھی رونق تھی۔ اُمید ہے کہ اس شادی سے پادری صاحب کو اپنی اعلےٰ خدمت میں اچھی مدد ملے گی۔ خدا اس جوڑے کو برکت بخشے اور سلامت رکھے آمین

خاکسار:- کے۔ جی۔ اسٹروس۔

برجپور۔ (فتح گڈھ)

نام و نشان نے یارب رسوا کیا ہے مجھ کو
جی چاہتا ہے حق ہو بے نام و بے نشاں ہوں

مخدوم بندہ جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں سلامت

آداب۔ آپ کے کسی نامہ نگار نے نور افشاں کے ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء کے پرچہ میں قبل از مرگ واویلا۔ میرا مرثیہ لکھنا شروع کیا ہے مہربانی کرکے میری طرف سے اُن کا شکریہ ادا کریں یہ کہہ کر کے کہ

گر ہنرے داری و ہفتاد عیب
دوست نہ بیند بجز آں یک ہنر

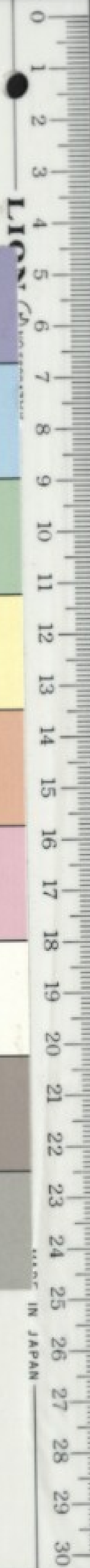
من آنم کہ خود میدانم۔ بعضوں کو فضول فخر کا سودا ہوتا ہے۔ یہ سخاوت نہیں محبت کا ثبوت نہیں۔ پولوس رسول فرماتے ہیں اور اگر میں اپنا سارا مال غریبوں کو کھلا دوں۔ یا اپنا بدن جلانے کو دیدوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہیں ا کرنتھ ۱۳ باب ۳ آیت۔

مسیح نے فرمایا ہے کہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر کے لوگ تمہاری نہیں بلکہ تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے ستائش کریں (متی ۵ باب ۱۶ آیت) اگر میں نے کسی محتاج کو کبھی کچھ چیز دی ہے تو خالق نے وہ چیز اس محتاج ہی کے لئے پیدا کی تھی۔ اور شکر خدا کا کہ اُس نے مجھ کو اپنی خدمت میں سرفراز فرمایا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمے کنی
منت بداں ازو کہ بخدمت بداشتت

مسیح اس واسطے مجسم ہوا تھا کہ گنہگار انسان حق کی محبت کو قبول کرکے شیطان گناہ اور دوزخ سے نجات حاصل کرنے اور خدا باپ اور بیٹے اور روح القدس کے ساتھ یگانگت کی ابدی خوشیاں حاصل کرکے شکرانہ کے گیت گاوے۔

اور ہر ایک مسیحی کی زندگی کا مدعا بھی یہی ہونا چاہئے۔ اگر میری زندگی کے نمونہ سے کوئی گنہگار۔ عاشق اللہ اور تارک الدنیا بن گیا ہے تو سب حمد اور جلال خدا کو ہو آمین ورنہ آپ اپنے نامہ نگار کی منت کریں کہ وہ میرا مرثیہ



دیکھیں بلکہ میرے لئے دن رات گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ خدا مجھ کو سچے انگور کے درخت مسیح کی پہلدار شاخ بنادے آمین۔

پیارے ایڈیٹر صاحب تاکہ آپ کا نامہ نگار مجھ سے ناراض نہ ہو جاوے کہ اُس نے ہو کی۔ اور اُسکو سچا ثابت کرنے کے واسطے میں بکنے نہ لگ گیا۔ (دیوانہ را ہوئے بس است) اسواسطے میں کچھ بک دیتا ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ کسی پر عیب لگانا آسان ہو مگر محبت کیساتھ عیب سے باہر نکالنا مشکل۔

خدا محبت ہے اور محبت بھرے خدا نے انسان کو اپنے جلال کے واسطے پیدا کیا ہے۔

جب شیطان نے دیکھا کہ مسیح چاہتا ہے۔ کہ انسان اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری طاقت اور ساری عقل سے خدا کو پیار کرتے تاکہ اُس کی محبت کا جلال ظاہر ہو تو شیطان کو یہ فکر لاحق ہوا کہ اُس کی بادشاہت اُس سے چھن جائے گی۔

جب گھوڑے کی لگام سوار کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تو گھوڑے کی ٹانگوں کا سارا زور سوار کی مرضی کے موافق خرچ ہوتا ہے۔

شیطان نے بھی سوچا کہ اگر انسان کے عقل کی لگام میرے قابو میں آجاوے تو بس پھر میں اُس کے دل وجان طاقت کو اپنی مرضی پر خرچ کرونگا۔

پہلے تو حوا اور آدم کے عقل کی لگام وہ یوں اپنے قبضہ میں لایا کہ اُنکو سمجھایا کہ تم تو آپ خدا کی مانند نیک و بد میں تمیز کرنے والے دانا بن سکتے ہو۔ بیوقوف بن کے خدا کے حکم کے تابع نہ ہو۔ ممنوع درخت کا پھل تمہارے واسطے فائدہ مند ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت کھانے میں میٹھا ہے۔ کھاؤ۔

قائن کو پہلے یہ سمجھایا کہ اگر خدا العیت کے پھل آپ تو نہیں کھاتا آسمان سے آگ بھیجکر جلا دیا کرتا ہے۔ خدا کو پھل نذر کرنے کا کیا فائدہ بڑے بڑے دیئے

جب ہابیل کی قربانی خدا نے منظور کرلی تو شیطان نے قائن کی عقل میں یہ بات ڈالی کہ دیکھ تو بڑا ہے اور ہابیل چھوٹا جب خدا نے اس کی قربانی قبول کرلی اور تیری نہیں کی تو تو اُس کے جیتے جی تک عزت والا نہیں ہوسکتا۔ ہابیل کو مار ڈال اور پھر بڑا بن جا۔

سکندر اعظم۔ عالمگیر۔ نپولین بوناپارٹ۔ اور رنجیت سنگھ کی عقل میں یہ بات بٹھا دی کہ تلوار مار کر روئے زمین کو فتح کرو۔ تا قیامت جہان کی بادشاہی تمہارے ہی خاندان میں رہے گی۔ نیک نام پیدا کر جاؤ۔

ملتان میں میرے واقفوں میں سے ایک کے دل میں شیطان نے ڈالا تھا کہ دولت جمع کرجا تیری اولاد اُس سے سکھ بھوگے گی۔

اُس کے بیٹے نے اپنے باپ کی سب نقد اور زمینوں کی آمدنی شراب خوری اور عیاشی میں اُڑا کر چار لاکھ روپے میں زمین بھی گرو رکھ کے عیاشی کی۔ نیت بد مراد۔ باپ نے اپنی دولت نہ خود خدا کی راہ میں خرچ کی اور نہ بیٹے کے ہاتھ سے نیک راہ پر خرچ کرائی۔ بیٹا اور دولت دونوں برباد ہوئے۔ ایک اور امیر آدمی نے دولت جمع کی تھی کہ اُس کی اولاد کے مصیبت کے وقت کام آئے گی۔ بیٹے کے ہاتھ سے ایک ظلم ہوا۔ سرکار نے اُس کو قید کردیا۔ مقدمہ پر وکیلوں نے دس بارہ ہزار روپیہ کھایا تب وہ رہا ہوا۔ جیسا تیرا ایمان ہے ویسا تیرے لئے ہو۔ یوں روپیہ امیر کے بیٹے کے مصیبت کے وقت کی انتظار میں خدا کے پاس امانت جمع رہا۔ ایک شخص مجھ سے اپنی صحت کی بابت سرٹیفکیٹ مانگنے آیا کہ فیملی فنڈ میں اپنی بیوہ عورت کے واسطے روپیہ جمع کرتا رہے۔ میں نے اُس کو کہا بے ایمان مت ہو یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا والی کوہ مقدس میں خدا آپ ہے۔ تو پہلے اپنا قرض ادا کر پھر جو کچھ بچے خدا باپ کی محبت کے جلال اور روحوں کی نجات کے لئے نذر کرتا جا پروردگار تیرا اور تیرے خاندان کا سب بھلا کرتا رہیگا۔

مگر جن کے عقل کی باگ شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے شیطان اُن کو ایمان اور محبت کے رستے نہیں چلنے دیتا

اُس نے میری بات کو بے وقوفی جانا۔ بیوی کو بیوہ چھوڑ گیا پیچھے بیوی بھی جلد مر گئی۔ جمع کیا ہوا روپیہ اُس کے نام تھا۔ وہ بھی اولاد کو نصیب نہ ہوا۔ قرضخواہ روتے پیٹتے رہے۔

میرے واقفوں میں سے ایک شخص کی شادی ہوئی۔ دولہا دولہن کنگال نہیں تھے۔ اگر میں اُن کو کچھ تحفہ دیتا تو وہ شیطان کے کام لگتا۔ میں چاہتا ہوں کہ دولہا دولہن مجھ کو امیر اور نیک فیاض جانیں۔ اور اُن کے دل میں یہی خیال آتا کہ ہم بڑے نیک اور عزت والے ہیں کہ برخوردار خاں سول سرجن نے بھی ہم کو شادی کا تحفہ دیا ہے۔ میں نے دولہا کو اُس کی شادی کا تحفہ کچھ نقد دیکر کہا کہ خدا نے تجھ کو دلہن دی ہے۔ اس کے شکرانہ میں یہ روپیہ بائبل سوسائٹی کی نذر کر اور خدا باپ سے دعا مانگ اور کہہ اے خدا تو نے مجھے دلہن دیکر خوشی دی ہے مہربانی کرکے اپنے پیارے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو بھی اُس کی دلہن کلیسیا جلد بخش اور ہم کو اُس کے بیاہ کی خوشیاں دیکھنا نصیب کر۔ آمین۔ اس کام کے لئے میں اتنے روپے تیری بائبل سوسائٹی کی نذر کرتا ہوں قبول فرما۔ آمین فقط

اب میں دیکھونگا کہ آپ کا نامہ نگار کتنے امیر عیسائیوں کو بیاہی فیشن پر روپیہ خرچ کرنے سے روک کر وہ روپیہ انجیل کے چھاپنے اور منادی کرانے پر صرف کراتا ہے۔

مسیح کی دلہن پر انجیل کی پوشاک ریشم۔ سونا۔ چاندی اور موتیوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔

داستان حسن و معشوق مرا با یار الست۔

آپ کا خادم۔ برخوردار خاں۔

مذہبی جلسہ

بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر۔

کرسپری بازار جھانسی میں محمدیوں کی طرف سے مذہبی جلسے ہوئے شہر دہلی سے چند مولوی آئے تھے اور مسیحیوں کے نامی گرامی جناب واعظ حافظ احمد مسیح صاحب بھی بلائے گئے تھے۔ اس جلسے کے میر مجلس دہلی کے ایک مولوی صاحب تھے قریب ڈیڑھ ہزار آدمی جمع ہوئے تھے۔ مولوی صاحبان نے اپنے مذہب کی تعریف بیان کی اور حافظ احمد مسیح صاحب نے اپنی تقریر پُرتاثیر سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تمام پیشگوئیوں سے ثابت کیا کہ خداوند مسیح اکیلا نجات دہندہ ہے۔ جلسہ رات کے دو بجے تک ہوتا رہا۔ اور پھر ایک محمدی جہانگیر خاں صاحب

سے اور حافظ احمد مسیح صاحب سے مباحثہ ہوا۔ اور حافظ احمد مسیح صاحب کی تقریر بےنظیر تھی۔ اور حاضرین جلسہ نے اُن کی تقریر کی ازحد تعریف کی۔ اور ہمارے خداوند مسیح کا عجیب جلال ظاہر ہوا۔

۲۹ اکتوبر کو بوقت شب بڑا جلسہ ہوا۔ قریب دو ہزار آدمی جمع تھے۔ حافظ احمد مسیح صاحب نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی معصومیت کو ثابت کیا۔ تواریخوں سے قرآن سے۔ بائیبل سے و دیگر کتابوں سے۔

ایک مولوی نے سوال کیا کہ آیا مسیح گنہگار تھا یا نہیں؟ میر مجلس نے کھڑے ہو کر جواب دیا کہ حضرت عیسےٰ بالکل پاک تھے

ہم جناب حافظ احمد مسیح صاحب کے ازحد شکرگزار ہیں۔ ہند کے مسیحیوں سے درخواست ہے۔ کہ جہاں جہاں ملک ہند میں محمدی جلسے ہوں مباحثہ کی صورت میں وہاں حافظ احمد مسیح صاحب کو ضرور بلائیں۔ تاکہ جلال کے بادشاہ خداوند یسوع مسیح کی ملک ہند میں تعریف ہو۔ اور محمدی فرقہ کی آنکھوں پر کا پردہ دور کیا جائے۔

آپ کا خادم۔ گوبند رام واعظ انجیل۔

امریکن مشن۔ سیپری بازار۔ جھانسی۔

سوال کا جواب

اخبار نور افشاں مطبوعہ ۸ نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۲ کے تیسرے کالم میں مسٹر خیر الدین مشن سکول ٹپی کی طرف سے ایک سوال برائے جواب طلب بندہ کی نظر سے گزرا

خروج ۳: ۵ - اپنے پاؤں سے جوتا اُتار کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے

گرجا عبادت کی جگہ ہے۔ پاک ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو جوتا کیوں نہیں اُتارا جاتا؟ جواب گرجا عبادت کی جگہ ہے۔ اور چاہیے کہ ہم وہاں خدا کی حضوری کا لطف اٹھائیں اپنے تئیں عابد جانکر خدا کو اپنا معبود جانیں۔ گرجے کی کرسیوں نیچوں پلیٹ اور دیواروں اور چھت کو پوجنا یہاں مقصود نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے پرستاروں پر فرض ہے کہ روح اور راستی سے اُس کی پرستش کریں یوحنا ۴۔ عبادت دل سے چاہیے نہ کہ پاؤں سے صحت جسمانی کے لئے جوتی پہنے رکھنا قیاس کے مطابق ہے۔

بقول یسوع ناصری نہ اس پہاڑ پر اور نہ یروشلم میں بس جگہ مخصوص صرف عبادت کے انتظام کی خاطر ہے۔ جگہ تمام جہان میں عبادت کے لائق ہے۔ گیا صورب کیا سمجھا گیا کہ ہمارا سب جگہ خدا موجود ہے۔ باقی یہی بات کہ موسےٰ کو جوتا اُتارنے کا حکم کیوں ملا؟ جناب من یہ ایک روحانی مطلب ہے۔ اس سے پہلے موسےٰ بے خبر تھا کہ میں نے کس کام پر لگنا ہے۔ پس جوتا اُتارنے سے مراد پُرانی عادات خیالات اور کام کو چھوڑنا ہے۔ اور پیغمبر موسےٰ پیغمبر شریعت زمان نبی تھا۔ ایسی ایسی کئی اور باتوں کا بھی ذکر توریت میں موجود ہے۔ عید۔ ختنہ۔ قربانی وغیرہ۔ اگر وہ سب باتیں آنے والا کا نشان تھیں تو پاؤں سے جوتا اُتارنا کیوں دنیاوی نیت کا دور کرنا مراد نہ لیا جاوے۔ اور ہم جو فضل کے ماتحت ہیں اور روح اور سچائی سے عبادت کرنے والے کیوں جوتا اُتاریں پس پگڑی اُتارنا جوتا اُتارنے کی نسبت زیادہ خدا کی عزت کرنا ہے زیادہ معلوم۔ ایک مسافر بی ٹی۔ ولی پور ہڑا۔

پنجاب میں رومن کیتھلک

بڑے بڑے شہروں کی بابت تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ اور نہ ہی ہم جانتے ہیں کہ لاہور۔ امرتسر۔ ملتان۔ دہلی وغیرہ میں کیا ہو رہا ہے۔ مگر پنجاب کے دیہات میں بیماری طاعون کے چوہوں کے مرنے سے پلیگ کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ رومی لوگوں کی تعلیم جو بیماری پلیگ کے ساتھ ہی پیدا اور نمودار ہوئی ہے پہلے پہل موضع اڈا ضلع سیالکوٹ میں سنتے تھے۔ اور وہاں سے پھیلکر اب تمام اضلاع میں اس کی واردات پائی گئی ہے۔ رومی لوگوں کا کام انجیل سنانا نہیں بلکہ اوروں کے کام میں دخل دینا ہے۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ اور لائیلپور کے ضلعوں میں ان لوگوں نے غضب ڈھایا ہوا ہے۔ دوسری مشنوں کے وہی لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں۔ جو یا تو کسی خاص سبب سے برطرف کئے گئے ہیں۔ یا جو چندہ دینا مشن کا بوجھ سمجھتے ہیں۔ یا جن کی تعدد بازی کی عادت ہے۔ اور جب کوئی پادری یا مشنری یا استاد ان کی مدد کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ جھٹ فادروں کے پاس جاکر اور ادھر کی باتیں بک بکا کر اُن کی طرف ہو جاتے ہیں معطل شدہ ہوں کو شامل کرنا اور چندہ و یا خیرات دینے کی عادت نہ ڈالنا اور مقدمہ بازی میں بےجا مداخلت کرنی بہت خراب اور انجیل کے پاک منشاء کے خلاف ہے۔ اگر رومن کیتھلک ایسیوں کو شامل کرنے میں ذرا تامل نہیں کرتے تو بیشک جیسا اُن کی مرضی ہو کریں۔ ہم اس وقت اُن کے کسی خاص اصول پر بحث نہیں کرتے۔ صرف روزمرہ کے مشاہدے کے مطابق اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر لوگوں کو عیسائی بنانے کا ڈھنگ اختیار کرنا ہے تو وہ صرف انجیل کی تعلیم ہی ہے جس کو سنانا تمہارے مذہب میں گناہ کبیرہ ہے وہ بےچارے کیا سمجھتے ہیں کہ اصلی تعلیم اور نقلی تعلیم میں کیا فرق

ہے۔ بعضے تو مسیائی نام رکھیں سا ہی بہتے ہیں۔ روحی رگوں کو چاہئے کہ ان لوگوں کو اچھی طرح آزمایا کرو۔ جو ہماری طرف سے تمہاری طرف جانا چاہتے ہیں ورنہ غیر اقوام اور مسیحیوں میں مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے میں سخت رکاوٹ ہے فقط

(نامہ نگار) رسولپور۔

حیات میں فکر نجات

از منشی بھگوانداس گشتہ فیض آبادی ہیڈ ماسٹر مشن سکول سابق اڈیٹر آریہ پتر"

موت کا ایک وقت معین ہے کہ کسی طرح نہیں ٹل سکتا۔ پہلے وقت سے اگر آدمی کے ہزار تیر جگر توڑ لگیں اور سو بن زخموں کے مارے قریب قیمہ ہو تو بھی وہ نہیں مرتا۔ مگر جب وقت آجاتا ہے تو ایک تنکے کی نوک کا چبھنا اُس کیلئے بجلی کا گرنا ہو جاتا ہے۔ جتنے دنوں آدمی جینا چاہتا ہے اُتنے دنوں نہیں جیتا۔ جتنے دن خدا کی طرف سے مقرر ہیں جہاں وہ پورے ہوئے موت آن موجود ہوئی خواہ آدمی کسی حال میں ہو۔ میدان جنگ میں لڑتا ہو یا اُس سے بھاگتا ہو۔ گھر میں بیٹھا ہو۔ کھاتا ہو۔ پیتا ہو۔ تندرست ہو یا بیمار عیش و آرام میں ہو۔ مصیبت و تکلیف میں ہو۔ تارک الدنیا ہو جنگل میں بیٹھا عبادت ریاضت کرتا ہو۔ غرض ہر حال میں یہ بے رحم بغیر کسی زخم پہونچانے کے مار ڈالتی ہے۔ اس کا نتیجہ وہ زبردست ہے کہ کسی زور سے نہیں مُڑ سکتا۔ غرض سب حال میں موت کے آنے کی برابر کوئی امر تحقیق نہیں۔ اس لئے اس کے آنے سے پہلے **عقبےٰ کے سفر** کی تیاری کرنی چاہئے اے میرے ۔ ۔ ۔ ۔ جب تیرا سانس چل رہا ہو اُس سے پہلے کہ خدا کا حکم ہو کہ تیرے پاس ملک الموت آئے اور تجھ کو ملک عدم میں پہونچا دے تو نہایت شوق و ذوق سے راستی و دیانتداری میں مستعد ہو۔ پہلے اس سے کہ موت کا فرشتہ کہ جس کے زور کے آگے کسی کا زور نہیں چلسکتا تیرے شجر حیات کی اصل و فرع کو اکھیڑے اور تمام عزیز و اقارب سے تعلق چھڑا دے پہلے اس سے کہ وہ طوفان جو ملک الموت کے آنے سے اُٹھتا ہے تجھ کو گھیرے پہلے اس سے کہ تیری آنکھوں کو آسمان پھٹتے ہوئے نظر آئیں پہلے اس سے کہ تیرے کان ایسے بند ہوں کہ کوئی آواز بیان نہ سنائی دے تو بالکل خدا کی عبادت میں سر ارادت جھکا پہلے اس سے کہ تو اپنے نیک و بد اعمال کو دکھ درد کے ساتھ یاد کرے۔ پہلے اس سے کہ ضعیفی تیرے جسم کو گرد کرے اور تیری خوبصورتی کو خاک میں ملائے۔ تو وہ دولت جمع کر کہ جس کو زمانہ کوئی حادثہ برباد کر سکے۔ پہلے اس سے کہ بیماری کا رتھبان موت کی سواری تیرے پاس آنا دے جبکا قوی زور تیرے کرور جسم کو کچلے تو خدا تعالیٰ کے دھیان میں سر تا پا مستغرق ہو۔ پہلے اس سے کہ وحشت ناک بھیڑیئے جو انسان کے جسم کے اندر گھات میں تاک لگائے بیٹھے ہیں تیری پیاری جان پہ چاروں طرف سے سر توڑ حملہ آور ہوں تو نیک راہ میں ثابت قدم ہو کہ تیرے زرد ہوا اور تجھ کو تیری پاک راہ سے بدکار گمراہ کریں اور دشمن دوست جنکو اس راہ سے بہکائیں تو نہایت سعی و استقلال سے مقام اعلےٰ الانور کی جستجو کر اور وہ نیکی کی دولت نیک کمائی سے جمع کر کہ جس کو ظالم جابر بادشاہ چھین سکے اور مرنے کے بعد بھی تیرے ساتھ جائے۔ یہ دولت ہمیشہ کے لئے تیرے ہی لئے بلا شرکت غیرے ہوگی تو ہی سدا اس سے متمتع ہو گا۔ دنیا کی کمینہ ہوا و ہوس کو چھوڑ اور عقبےٰ کی منزل قطع کرنے کے لئے جو تیرے سامنے ہے۔ سرگرمی سے تیاری کر۔ اور اپنی نگاہ مدارج اعلےٰ پر رکھ جس راہ پر تو چل رہا ہے۔ اُس میں بھیڑیوں کے جھنڈ پھاڑنے کے لئے پھرتے ہیں پس ان سب سے تو اپنے اعمال حسنہ کو اس دشمنوں سے بچا جب آدمی اس دنیا سے دل حسرت و افسوس بھرا لیکر اکیلا وہاں جاتا ہے۔ جہاں کا حال نہیں معلوم کہ کیا ہے تو جس کے ماں باپ اولاد عزیز و اقارب سب مٹی کا ڈھیر بنا کے منہ موڑ کے چلے آتے ہیں۔ کوئی اُس کا ساتھ یک حال ساتھی نہیں ہوتا۔ نہ وہ خزانہ جو جمع کیا ہے کام آتا ہے۔ نہ وہاں کے سخت عذاب کو جس کی عدالت کے موافق بدکار مستحق ہیں ٹال سکتا ہے۔ جب انسان مرتا ہے تو اُس کی ساری چیزیں یہیں رہ جاتی ہیں۔ موت کی خوفناک راہ میں کوئی بھی اس کے ہمراہ نہیں ہوتا۔ مگر ہاں اس کے اعمال جو دن کو آفتاب کی روشنی میں کئے ہوں یا رات کی تاریکی میں بُرے یا بھلے جیسے ہوتے ہیں۔ گو آدمی اُنکو کرکے بھول بھی گیا ہو۔ وہ چپکے چپکے اُس کے ساتھ پیچھے پیچھے جاتے ہیں۔

فقط (نامہ نگار)

روح القدس کی تلڑی ڈوری

نمبر ۱

اس کے اندر آنیکا بھید

مسیح کیساتھ رفاقت

بکثرت زندگی

(یوحنا ۱۰:۱۰)

ضلع فیروزپور (پنجاب) میں دو قسم کی نہریں ہیں۔ ایک وہ ہیں جنکو برساتی نہریں (Inundation Canals) کہتے ہیں۔ ان نہروں میں پانی کی آمد موسم برسات پر منحصر ہے شملہ وغیرہ پہاڑوں پہ پانی برس کر اور نیچے بہ کر ستلج دریا میں آتا ہے اور دریا کے پانی کو بڑھا دیتا ہے۔ یہ نہریں سال میں چند ماہ تک ہی جاری رہتیں اور صرف ان کے کھیتوں کو سیراب کر سکتی ہیں۔ سال کا باقی حصہ خشک پڑی رہتی ہیں یہ نہریں ان زمینوں کو جن میں ہو کر گزرتی ہیں ہمیشہ فائدہ نہیں پہونچا سکتیں۔ اگر کسی سال پہاڑوں پر بھی بارش نہ ہو تو برسات کے موسم میں زمیندار ان نہروں سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ علاوہ ان کے ضلع کے دیگر حصوں میں اور قسم کی نہریں بھی ہیں۔ ان نہروں میں سال بھر پانی رہتا ہے۔ اور ہر موسم میں ان زمینوں کو کہ جہاں سے وہ گزرتی ہیں سیراب کرتی رہتی ہیں۔ ضلع کا وہ حصہ جہاں سے یہ نہریں گزرتی ہیں نہروں کے اجراء سے پہلے یہ تمام علاقہ بارانی تھا۔ مگر

کسی سال بارش نہ ہوتی تو فصل بالکل نہ ہوتی تھی۔ ملک میں سخت قحط پڑ جاتا تھا مگر جب سے یہ نہریں جاری ہوئی ہیں۔ جنگل میں منگل ہو گیا ہے۔ لق و دق بیابان کے بجائے اب ہر جگہ زندگی اور سرسبزی کے آثار دکھلائی دیتے۔ فصلیں افراط سے ہوتی ہیں۔ نیم و شیشم وغیرہ کے سایہ دار درخت جنکا پہلے نام و نشان بھی نہ تھا اب اپنی چوٹیاں اُٹھائے ہوئے اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے مسافروں کو آرام دے رہے ہیں۔ قحط کے ایام میں بھی اناج کی کمی نہیں رہتی اور لوگ قحط و امساک باراں کی دھمکیوں سے بالکل نہیں ڈرتے

اسی طرح خدا کے فرزندوں میں روح القدس کی زندگی ہوتی ہے۔ بعضوں میں یہ زندگی برساتی نہروں کی مانند ہے جنکے وسیلے محض موسم برسات میں ہی کچھ پانی مل سکتا ہے۔ اور سال کا بڑا حصہ خشک پڑی رہتی ہیں۔ ایسے لوگ ہرگز نہیں جانتے۔ کہ روح القدس کی بھرپوری کے کیا معنے ہیں۔ لیکن بعض وہ ہیں جن میں یسوع کے یہ الفاظ بہت اچھی طرح پورے ہوتے ہیں "میں آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں۔ بلکہ کثرت سے پائیں" یہ لوگ نہ صرف اپنی اندرونی زندگی میں ہی روح سے بھرے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کی کثرت کے باعث اُن بھوکی اور پیاسی روحوں کو جو اُن کے چاروں طرف اُن کی تازگی کے بھید کو جاننے کے خواہشمند ہیں برکت پہونچاتے ہیں۔ غم تو آتا ہے مگر اُن کی بڑی سلامتی اور اطمینان کو چھین نہیں سکتا۔ تاریکی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ مگر بچوں کا سا سادہ ایمان بھی بڑھتا جاتا ہے۔ رنج و غم کے صدمے تو زور سے لگتے ہیں۔ مگر جس طرح تیل کے کنوئے ڈینامیٹ کے دھماکے سے زیادہ تیل نکالتے ہیں کیونکہ اُن کے چٹانی چشموں کے بند ٹوٹ جاتے ہیں اسی طرح اُنکی زندگیوں سے ہمیشہ بڑھنے والی اور تر و تازہ کرنے والی برکت اُن لوگوں تک پہونچتی رہتی ہے۔ جو اُن کے چاروں طرف بستے ہیں۔ دعا کی لگاتار دھارا اُن کے دلوں سے بہتی رہتی ہے۔ اور بغیر کسی طرح کی بناوٹ اور ظاہرداری کے بلبل خوش الحان کی طرح خود بخود حمد و ستائش کے گیت نکلتے رہتے ہیں۔ توکل اُنکی طبیعت ثانی ہو جاتا ہے۔ اور اُنہیں ہمیشہ آنند کی حالت میں رکھتا ہے۔ وہ برابر لگاتار خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ اس واسطے نہیں کہ فرض سے مجبور ہیں۔ بلکہ الٰہی محبت کی شکرگزاری کے اظہار سے۔ وہ اُس پمپ کی مانند نہیں ہیں کہ جو خشک ہو گیا ہے۔ اور اس کے وسیلے پانی نکالنے کے لئے پہلے اس میں پانی ڈالنے اور اس کو تر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ وہ گہرے چشموں کی مانند ہیں جن سے خود بخود پانی اُچھلتا رہتا ہے۔ ایسوں میں خداوند کے یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں "جو پانی میں اُسے دونگا وہ اُس میں ایک چشمہ ہو جائیگا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہیگا"۔

پنتیکوست کے مبارک دن کے بعد سے رسولوں کی زندگیاں اِسی قسم کی تھیں۔ وہ جو پہلے ڈرپوک۔ خود غرض۔ سست پیرو تھے۔ اب دلیر۔ خود انکار اور یسوع مسیح کے بہادر ایلچی بنگئے۔ اور عجیب و غریب خوشی اور اثر سے مسیح کی انجیل سنانے لگے۔

باقی دارد

خریداران نور افشاں کو مژدہ

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پرانا خریدار اس سال کے اپنے چندے کے ہمراہ تین نئے خریداروں کا چندہ بھی ادا کر دے تو اُس کو نئی تصنیفات میں سے تواریخ کلیسیا کی ایک مجلد جلد مفت نذر ہوگی جس کی قیمت دو روپیہ ہے اور نیز اگر ہر ایک اپنے چندے کے علاوہ ایک نیا خریدار پیدا کرے تو اُس کو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب مفت ملیگی۔

ویدک شائستگی (رومن) قیمت ۸/ استادوں کا مددگار واسطے سنڈے اسکول سبق (رومن) قیمت ۶/ بائبل یا قرآن (اُردو) قیمت ۱۰/

یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء تک منظور کی گئی ہے۔

ایڈیٹر و منیجر نور افشاں۔ لودیانہ

مضامین

کانشنس یا ضمیر

گذشتہ سے پیوستہ

ماں باپ کے ساتھ رہتے ہوئے اولاد سیکھتی ہے۔ کہ فرمانبرداری کرنی فرض ہے۔ جب پڑوسیوں اور اُن کے درمیان آدمیوں کی سکونت ہو جائے تو اس بات سے واقفیت ممکن ہے۔ ان کی بھلائی کرنی اور حق پیدا کرنا۔ اور اُن کے بیچ میں اپنے آپ کو نقصان سے بچانا اور محفوظ رکھنا ضرور ہے۔ جب خدا کی ہستی اور حاضری اور جلال کا علم ہو تو اُس پر توکل کرنا۔ اور اُسے محبت کرنا اور اس کی فرمانبرداری کرنی فرض جانا جائیگا۔ اکیلے رہتے ہوئے کوئی آدمی اپنے کانشنس کی موجودگی اور خاصیت سے واقف نہ ہو سکیگا۔ جوں جوں کانشنس اپنا کام کرے تیوں تیوں لائق مخلوقوں سے نزدیکی کا رشتہ اور خالق سے قربت اور رفاقت حاصل ہوگی۔

۴۔ کانشنس اخلاقی شریعت سے کیا تعلق رکھتا ہے؟

(۱) کانشنس انسان کی روح کی وہ قوت ہے جسکے استعمال سے شریعت کی خاصیت اور خوبیاں اور ہدایتیں جانی جاتی ہیں رگ آنکھ ہے "پس اگر تیری آنکھ درست ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا" متی ۶: ۲۲ اس آیت کی تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر کانشنس درست ہو تو ساری روح شریعت کے نور سے روشن ہوگی۔ آنکھ کا کام سورج سے روشنی کو حاصل کر لینا ہے کانشنس کا اول کام ہے کہ شریعت سے الٰہی مرضی کو دریافت

کرکے پہچان سے آنکھوں کے بغیر خلقت کی عجیب اشیاء سے بنی آدم کو آگاہی نہیں ہوتی۔ کانشنس کے بغیر اخلاقی شریعت کے عجیب مضمونوں کی شناخت اور پہچان سے محروم رہتی ہے ممکن نہیں ہے کہ وہ آدمی جس کی کانشنس بیکار رہے شریعت کا جلال سمجھے۔ شریعت کی نسبت کانشنس کا اول کام سکھانا اور اس کی تعبیر اور تشریح کو دریافت کرنا ہے۔

(۲) شریعت کی نسبت کانشنس کا دوسرا کام یہ ہے کہ اُس کے احکام کے بموجب سرح کی قوتوں اور زندگی کے کام میں ہدایت اور رہنمائی کی راہ کو دکھلاتا ہے۔ وہ آدمی میں اُستاد اور ہادی کا عہدہ رکھتی ہے۔ وہی بتایا کرتی کہ کونسی شے بھلی ہو۔ جب کانشنس لائق اور درست ہو تو اس بڑے کام کو بڑی عمدگی کے ساتھ انجام دیتی ہے۔

(۳) انسان کی روح اور اُس کی زندگی میں کانشنس حکمرانی کے لئے ٹھہرائی گئی ہے۔ وہ اپنا کام پورے اختیار کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ اختیار خدا سے ملتا اور اس کے نام پر اور اس کے لئے حکومت کا کام کیا جاتا ہے۔ بدیوں کی ممانعت اور نیکوکاروں کا حکم کیا جاتا ہے۔ کانشنس پر یہی فرض ہے کہ اپنے چھوٹے سرح میں قوانین شریعت کے بموجب بادشاہی کرے۔ سارے کام اس کے حکم یا اجازت سے انجام پائیں۔ انسان میں کانشنس ہی کو سرداری بخشی گئی ہے۔ بنی آدم کی کانشنس صرف ایک ہی دوسرا حاکم جانتی ہے۔ اور وہی بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہے۔

(۴) شریعت کے حق میں انسان کی کانشنس قاضی اور منصف مقرر ہوئی ہے۔ اس کا یہی ایک خاص کام ہے کہ آدمی کے تمام خیال اور قول اور فعل اور ہدایت ہی اپنے سامنے حاضر کرکے تحقیقات کرے کہ وہ سب اخلاقی شریعت کے نمونے اور ہدایت سے ملتے ہیں یا نہیں۔ جب کانشنس اچھی اور قابل ہو تو اس کی کچہری میں حق اور انصاف کے ساتھ سارے کام کو انجام پہنچاتی ہے۔ "تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں۔ اپنے آپ کو جانچو"

۲ قرنتھیوں ۱۳: ۵

باقی آئندہ۔

شعر و سخن

تجلی الٰہی

مصنفہٗ منشی بھگوان داس گشتہ فیض آبادی ہیڈ ماسٹر مشن سکول بنارس سابق اڈیٹر آریہ پتر

ضیائے شمس و قمر میں ظہور کس کا ہے۔
جہاں میں سے ہے روشن وہ نور کس کا ہے۔

بصدائے قدرت خالق ظہور کس کا ہے
جہاں میں سے ہے روشن وہ نور کس کا ہے

جلایا ایک شرارے سے طور کس کا ہے۔
جہاں میں سے ہے روشن وہ نور کس کا ہے

غفور کہتے ہی ہوتی ہیں رحمتیں نازل
دلا یہ نام رحیم و غفور کس کا ہے۔

تم اپنی آنکھوں سے خود دیکھ کر ہوئے عاشق
تمہیں بتاؤ تو موسیٰ قصور کس کا ہے۔

اجل سے کون بچا گشتہ سنبھل کے چلو
رہا زمانے میں باقی غرور کس کا ہے۔

ہر ایک ذرہ نظر میں صنعت آتا ہے۔
سمایا دل میں گشتہ یہ نور کس کا ہے۔

(نامہ نگار)

ٹیٹانک جہاز سے بچے ہوئے لوگوں کے لئے جو چندہ جمع ہوا تھا وہ اب ۴۲۹۰۰ ا تک پہنچ گیا ہے۔

انتخاب الاخبار

صحت اور عمدہ نیند کا نسخہ

آجکل ہر جگہ یہ شکایت کثرت سے سننے میں آتی ہے کہ رات کو بے چینی رہتی ہے۔ اور راحت بخش نیند نہیں آتی۔ جس کے باعث صبح اُٹھتے وقت بجائے تازگی اور طبیعت بشاش ہونے کے دماغ اور جسم تھکے ہوئے اور پریشان معلوم ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمان بھائی مغرب و شمال کی طرف پیر کرکے سونا ممنوع سمجھتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں میں قطب شمالی کی طرف مردہ کا سر کیا جاتا ہے۔ اور شمال رخ سر رکھ کر سونے کو سخت معیوب سمجھتے ہیں۔ برعکس اس کے امریکہ و فرانس کے بہت سے پروفیسر اور حکیموں نے تجربہ کرکے بتلایا ہے کہ اگر اچھی اور آرام دہ نیند لینا چاہتے ہو تو ہمیشہ اپنی چارپائی کا سرہانہ شمال کی طرف رکھو۔ اسی کے متعلق کولمبیا یونیورسٹی میں تجربہ کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا شمال رخ سرہانہ رکھنے سے واقعی اچھی نیند آتی ہے۔ یا نہیں۔ ڈاکٹر کلارک جو بجلی کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج کرنے میں خاص شہرت رکھتے ہیں وہ اس تھیوری کی درستی تائید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس دلیل کی صداقت ہزار بار امتحان کرنے سے ہو چکی ہے۔ لیکن حال میں اس کا سائنٹیفک ثبوت مل گیا ہے۔ وہ یہ سمجھ گئی ہے کہ ایسا ہونے کی وجہ کیا ہے۔ بجلی کی رو سے ہم گرد چیزوں اور دیگر مصالح کو طاقتور بنا سکتے ہیں۔ اگر ان میں کچھ بیماری ہو تو وہ بیماریاں جن کے نئے پہلے دوا نہیں دیجاتی تھیں۔ اب بجلی سے اچھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ شمال رخ سر کرکے سونا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ کیونکہ ماہرین کے اسرار جانتے ہیں کہ قطب شمالی سے بجلی کی رو جنوب رخ پھیلتی رہتی ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر ڈنڈل بیان کرتے ہیں۔ کہ ایسی سائنس دان نے جو اٹھارھویں صدی تک زندہ تھا۔ اُس نے

بھی اس مسئلہ پر تحقیقات کی تھی اور اُس کی رائے تھی چونکہ قطب شمالی سے قطب جنوبی کو ایک برقی رو ہمیشہ جاری رہتی ہے اس لئے جو لوگ شمال رخ سر کر کے سوتے ہیں اُنہیں نیند زیادہ آرام سے آتی ہے۔ اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ کتے بالعموم ہمیشہ اپنا ناک شمال رُخ رکھ کر سوتے ہیں اسی طرح بہت دیگر حیوان بھی اپنا سر یا سر شمال کو رکھ کر سوتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہر شخص بآسانی غور اور تجربہ کر سکتا ہے۔ اور اس کی صداقت کا امتحان کر سکتا ہے۔ (شفاتی)

کلکتہ میں ایک ٹھیکہ دار کا قتل

کلکتہ پولیس ایک خوفناک قتل کی تفتیش میں مصروف ہے پنڈت راجا رام بنگال نژاد بیلوسے کا ایک مالدار ٹھیکہ دار کئی دن سے غائب تھا۔ تلاش جاری تھی۔ مکان کا دروازہ باہر سے مقفل بند تھا۔ ۱۱ اکتوبر کو ہمسایہ مکان نے پولیس کو اطلاع دی کہ مقفل مکان کے اندر سے سخت بدبو آتی ہے۔ پولیس نے قفل توڑ کر دروازہ کھولا تو پنڈت کی نعش ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی چارپائی پر پائی گئی جو خوب گل گئی تھی۔ متوفی کا گلا کٹا ہوا تھا اور کلہاڑی کی بہت سی ضربات لگی ہوئی تھیں۔ ایک خون آلودہ کلہاڑی چارپائی کے قریب پائی۔ ٹرنک جس میں نقدی زیورات اور نوٹ وغیرہ بہت مالیت کی چیزیں تھیں ٹوٹا ہوا اور خالی پایا گیا۔ ٹرنک میں بیان کیا جاتا ہے کہ دو ہزار روپیہ نقد موجود تھا۔ قتل کا شبہ گوری نامی برہمن ملازم پر ہے جو مفرور ہے۔ گوری ۳۰ سال عمر کا ہے۔ پیشانی اور دائیں انگوٹھے پر کٹنے کا نشان ہے۔ دائیں کلائی پر ہندی حرفوں میں "گوری" نام کھدا ہوا ہے۔ گرفتار کرنے والے کو معقول انعام دیا جائیگا۔ جو اشخاص اپنے نوکروں پر زیادہ اعتبار رکھتے ہیں انہیں اس واردات سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اسی طرح کی ایک واردات [illegible] میں ہوئی تھی کہ ایک نوجوان مسلمان سوداگر کو نوکر قتل کر کے مال و اسباب لیگیا اور فرار ہوگیا۔ (ف)

دن رات کام کرنیوالا بادشاہ!

شہنشاہ آسٹریا جو بہت بڑھا ہے اور وسیع معاملات رکھتا ہے۔ لوگ اُس کے سامنے کوئی ایسی نئی بات ہی نہیں پیش کرسکتے جس سے اُس کو دلچسپی ہو سکے۔ وہ سوائے اپنے اعلےٰ حکام کے اور کسی سے بات نہیں کرتا۔ بلکہ دن بھر کام میں مصروف رہتا ہے۔ وہ صبح سویرے اُٹھکر اپنے لکھنے پڑھنے کی میز پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور سارے دن بیٹھا کام کرتا رہتا ہے۔ ہر شام کو تھوڑی دیر وہ ایک سپہ سالار ایک ساہوکار اور بڈھی خاصہ کے ساتھ تاش ضرور کھیلتا ہے۔

اس کی دن بھر کی تفریح صرف اسی قدر ہے۔ اُسے کھانے پینے سونے اور زندگی کے دوسرے شغلوں میں کوئی لطف یا تسکین حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ سارا وقت کام میں گذار دیتا ہے۔ بعض اوقات کام کرتے کرتے میز ہی پر سو جاتا ہے مگر اُس نے نوکروں کو حکم دے رکھا ہے کہ جب وہ سو جائے تو اُسے فوراً جگا دیا جائے۔ تاکہ وہ پھر کوئی کام کرنے لگے۔ ہندوستانی نوجوانوں کے لئے اس بوڑھے بادشاہ کی زندگی سبق آموز ہے۔ ان کو اس سے محنت اور جفاکشی کا سبق لینا چاہئے۔

(راجپوت گزٹ)

گھی میں سور کی چربی ملانے والے پر مقدمہ

بدایوں میں ایک تیلی کا پولیس نے عدالت میں اس الزام پر چالان کیا ہے کہ وہ گھی میں سور کی چربی ملاکر فروخت کرتا ہے کیمیکل امتحان سے ثابت ہوگیا کہ جو گھی پولیس نے اُس کے گھر سے برآمد کیا تھا اس میں سور کی چربی ملی ہوئی تھی۔ جرم ثابت ہونے پر ملزم کو عدالت سے ایک ماہ قید یا ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جرم کی نوعیت کے اعتبار سے یہ سزا بہت ہی کم ہے کیونکہ سور کی چربی نہ صرف صحت کے مضر ہے بلکہ بعض فرقوں کے نزدیک بالکل حرام ہے۔ جب تک اشیا خوردنی میں ملاوٹ کرنے والوں کو عبرت انگیز سزائیں نہیں ملینگی تب تک ان کا حوصلہ پست نہیں ہوگا۔ (ف)

ایک اخبار نویس اور تمام دنیا کا پیدل سفر

آسٹریلیا کا ایک مشہور اخبار نویس جو حال میں کلکتہ میں وارد ہوا تھا اُس نے نیوز کمپنی سے جو امریکہ کے شہر نیویارک میں ہے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی شرط لگائی ہے۔ خاص خاص پابندیوں کے ساتھ وہ تمام دنیا کا پیدل سفر ختم کریگا۔ ان میں سے ایک پابندی یہ ہے کہ وہ گھر سے ایک پیسہ لئے بغیر روانہ ہو۔ اور اپنے سفر میں بہت سے دلچسپ واقعات حاصل کر کے اُن سے ایک کتاب تیار کرے اور ۱۴ دسمبر ۱۹۱۴ء تک یا اس سے پیشتر اپنا سفر ختم کرکے جو ۳۰ ہزار میل کا ہوگا۔ نیویارک میں واپس پہونچ جائے۔ اس کی عمر ۳۰ سال ہے اور وہ دنیا میں چل سکتا ہے۔ وہ نیویارک سے ۱۶ جنوری ۱۹۱۱ء کو روانہ ہوا تھا یہ اولوالعزمی قابل تعریف ہے۔ مغربی ملکوں میں اس قسم کی شرطیں لگائی جاتی ہیں۔ جن سے ان ملکوں کو بہت سی مفید باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔ (ف)

۲ ضرورت ۱

مشن انڈسٹریل سکول سہارنپور کی پرائمری ڈیپارٹمنٹ کے واسطے مندرجہ ذیل استادوں کی ضرورت ہے

اوّل۔ ہیڈ ماسٹر (جس کی بیوی پریپریٹری کلاس کو پڑھا سکے ترجیح دیجائے گی)

دوم۔ دو استادوں کی۔ صرف تجربہ کار اور سرگرم مسیحیوں کی جو کہ روحانی باتوں اور بچوں کی ضروریات سے اچھی طرح واقف ہوں

درخواستیں مع اسناد (جو کہ واپس بھیجی جائینگی) مینیجر مشن سکول انڈسٹریل سکول سہارنپور یو۔ پی کے نام آنی چاہئیں۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب-۴۰ر+
طالبان حق	کپتن فیر صاحب ڈی-ڈی-۹ر+

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۶ پائی
رومن اردو	″	۶ پائی
گورکھی	″	۶ پائی
بچوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	عہر
حیاتِ مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	۱ر
گورکھی	″	۱ر

۱-اسلام میں مسیح	۱ر	۴-وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲-ینابیع القرآن	۳ر	۵-آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر
۳-بائبل یا قرآن	۱ر	۶-تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷-سیر ہندمعہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

۲-تلاش حق اُردو ورومن اُردو ۳ر ۶ر+

۳-دولت لازوال اُردو ۳ر-۵ر-۸ر

رومن اُردو ۸ر+

۴-عزت بے مثال اُردو ۳ر-۵ر-۸ر

رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر+

۷-شادی کی بابت خیالات ۱ر+

۸-سچی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی+

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی+

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر+

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جوکہ ۱۸۸۵ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہوجائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو-بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو-قیمت فی جلد عہر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پہ چھپتا ہے-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا موچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہی۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہی قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۲ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہی۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہی۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور نفیس لادیان مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لیڈ سیمینٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۴۸ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تر بمعمول ستانے دکھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گلی ہی بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں پہاڑ ہو جاتا ہی یہہ دوا الفاظ میں ٹھکو بھائی دیتا ہی۔ درد ریاح جیسے میں جھپ جھپک گردن میں اہر ہیں۔ کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہو جاتا ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ۔ محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ر آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہی اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو اور شدہالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی گرچہ دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے سے ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا اقبال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقصار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دوراشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرانا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھگڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ۔ گوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام والی برادرز چھپا